# 45559 ـ اسماء حسنى كے ساتھ علاج كرنا

**سوال**

كيا اللہ تعالى كے اسماء حسنى كے ساتھ علاج كرنا جائز ہے؟ مثلا مريض كى آنكھ ميں يہ "يا بصير" پڑھا جائے يا اس طرح كوئى اور اسم ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

لوگوں ميں اللہ تعالى كے اسماء حسنى كے ساتھ علاج معالجہ كرنا عام ہو چكا ہے اور كچھ ايسے اوراق بھى تقسيم ہو رہے ہيں جن ميں اسماء حسنى ميں سے بعض نام اور اس كے سامنے اس مرض كا نام بھى لكھا ہوا ہے جس كا علاج كرنا مقصود ہو.

اور اس طريقہ سے علاج كرنے كى ايجاد كا گمان ركھنے والے شخص كا نام ڈاكٹر ابراہيم كريم ہے اور يہ ايك نيا علم بايوجوميٹرى كے نام سے جانا جانے لگا ہے، اس علاج كے موجد كا خيال ہے كہ اللہ تعالى كے ناموں كو بہت سے ضخيم امراض سے شفائى طاقت حاصل ہے، اور انسان كے جسم كے اندر كى طاقت كے قياس ميں مختلف قسم كے دقيق قسم كے قياساتى اسلوب كے واسطہ سے اس نے يہ ايجاد كيا ہے كہ اللہ تعالى كے اسماء حسنى ميں سے ہر اسم كو ايك ايسى طاقت حاصل ہے جو امراض سے بچانے والى قوت كو تيار كرتى ہے تا كہ انسان كے كسى معين عضو ميں كفايت عظمى كا عمل ہو سكے، اور اس كا يہ بھى گمان ہے كہ قانون رنين كى تطبيق كے واسطہ سے اس نے صرف اسماء حسنى كا ذكر كرنے سے ہى انسان كے جسم ميں قوت حيوى كو بہتر بنايا جا سكتا ہے.

اور مسلسل تين برس كى ريسرچ كرنے سے اس نے يہ جدول لوگوں كے امراض كے ليے ايجاد كى ہے جس ميں اسماء حسنى اور جس مرض ميں يہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہيں كو جدول بنا كر ظاہر كيا ہے.

اس كي مثال يہ ہے:

" السميع " طاقت كے توازن كے ليے، " الرزاق " معدہ كے علاج كے ليے، " الجبار " ريڑھ كى ہڈى كے علاج كے ليے، " الرؤف " قولنج كى بيمارى كے ليے، " النافع " سے ہڈيوں كا علاج كيا جاتا ہے، الحيى، گردے كے علاج كے ليے، " البديع" بالوں كے علاج كے ليے، " جل جلالہ" بالوں كے ليے، " النور " البصير" الوهاب" آنكھوں كے علاج كے ليے...

علاج کا طریقہ یہ ہے کہ: مناسب عضو پر اسم کو بار بار پڑھا جائے یا پھر کئی ایك نام دس منٹ تك پڑھے جائیں.

اس کا خیال ہے کہ اسمائے حسنی کے بعد شفا والی آیات کی تلاوت سے شفا یابی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ آیات یہ ہیں:

ويشف صدور قوم مؤمنين

اور مومنوں کےسینوں کو شفا دینےوالا

وشفاء لما في الصدور

اور جو کچھ سینوں میں ہے اس سے شفا دینے والا

فيه شفاء للناس

اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة

اور ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو شفا اور رحمت ہے

وإذا مرضت فهو يشفين

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفایابی دیتا ہے

قل هو للذين آمنوا هدى وشفاء

کہہ دیجئے یہ ایمان والوں کے لیے شفا اور ہدایت ہے.

اس سب کا رد یہ ہے کہ:

1 ـ علاج یا تو حسی اسباب سے ہوتا ہے یا پھر شرعی اسباب سے، لھذا جو حسی اور مادی اسباب سے علاج ہوتا ہے اس کا منبع اور مرجع تجربہ ہے، اور جو علاج شرعی اسباب کے ساتھ ہوتا ہے اس کا مرجع شریعت ہے کہ کس کے ساتھ علاج کیا جائے اور اس کي کیفیت کیا ہے، اور اللہ تعالی کے اسماء حسنی کا ذکر شرعی امور میں سے ہے، اور تحقیق کرنے والے اس شخص نے ان اسماء کی تعیین کی کوئی شرعی دلیل نہیں دی اور نہ ہی علاج کی اس کیفیت اور جس کا علاج کیا جا رہا ہے اس کی کوئی شرعی دلیل بیان کی ہے، لھذا اس کا شرعی سبب سے علاج ہونا

باطل ہوا، اور اس طریقہ سے شرعی دلائل کا تجربہ اور اس کا آزمانا جائز نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اپنے علم میں رکھیں کہ دواء شفا کے لیے سبب ہے اور مسبب اللہ تعالی ہے لھذا کوئی ایسی چیز سبب نہیں بن سکتی جسے اللہ تعالی سبب نہ بنائے اور وہ اشیاء جنہیں اللہ تعالی نے سبب بنایا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

شرعی اسباب: جس طرح کہ قرآن مجید، اور دعاء ہے.

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفاتحۃ کے متعلق فرمایا:

" تجھے کیا علم کہ یہ دم ہے"

اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے تو اللہ تعالی ان کی دعا کی بنا پر مریضوں کو جسے چاہتا شفایابی نصیب فرماتا.

دوسری قسم:

حسی اسباب: مثلا شرعی طریقہ پر مادی اور معلوم ادویات، جیسا کہ: شہدہے، یا پھر تجربہ کی بنا پر مثلا بہت سی ادویات، اور اس کی قسم کی تاثیر بلاواسطہ اور مباشر ہونا ضروری ہے نہ کہ وہم اورخیالی طور پر، لہذا جب محسوس اور صحیح طریقہ سے اس کی تاثیر ثابت ہو جائے تو اسے بطور دوا استعمال کیا جاسکتا ہے تا کہ اللہ تعالی کے حکم سے اس دوائی سے شفا حاصل ہو، لیکن اگر صرف وہم اور خیالات ہی ہوں کہ مریض کو خیال آئے اور اسے اس وہم کي بنا پر نفسیاتی راحت نصیب ہو اور اس وجہ سے مرض میں کمی ہو اور ہو سکتا ہے کہ مریض کو خوشی اورسرور ملے جس وجہ سے مرض زائل ہو جائے تویہ ایسی چیز ہے کہ اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دوائی ہے تاکہ انسان واہموں اور خیالات کے پیچھے نہ بھاگتا پھرے، اور اسی بنا پر بیماری دور کرنے یا ختم کرنے کے لیے دھاگہ اور لوہے کا کڑا وغیرہ پہننا منع کیا گیا ہے، کیونکہ نہ تو یہ شرعی سبب ہے اور نہ ہی حسی .

اور جس چیز کا شرعی یا حسی سبب ہونا ثابت نہیں اسے سبب بنانا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ اسے سبب بنانا اللہ تعالی کے ملك اور بادشاہی میں اس کے ساتھ منازعت اور اس کے ساتھ شرک ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ہی اسباب اور اس کے مسبب بنائے ہیں، اور شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی نے اس مسئلہ کے متعلق کتاب التوحید میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے: " مصیبت کو دور یا ختم کرنے کے لیے کڑا چھلہ اور دھاگہ وغیرہ پہننا شرک ہے "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 1 / سوال نمبر 49 ).

2 ـ اس نے کچھ ایسے اسم بھی ذکر کیے ہیں جن کے متعلق اس کاگمان ہے کہ اللہ تعالی نے ان ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے، حالانکہ معاملہ ایسا نہیں مثلا " جل جلالہ " اور " الرشید " اور " البدیع " اور " النافع " وغیرہ، جو کہ اس دعویدار کی جہالت كي دليل ہے ، اور اس مزعوم طاقت کے باطل ہونے کی بھی دلیل ہے، جبکہ یہ ـ اس کے گمان کے مطابق ـ طاقت اللہ تعالی کےاسماء کے علاوہ ان اسماء سے پیدا شدہ ہیں جو صحیح دلائل سے ثابت نہیں.

3 ـ علاج کی کیفیت كي تعيين اور ہر بیماری کے لیے اسم كي تحديد.

اور جو صحیح ہے کہ یہ اللہ تعالی کے ناموں میں سے ہے یہ ایسی بات ہے جو اللہ پر ایسی بات ہے جو بغیر علم کے کہی گئی ہے اور اللہ تعالی نے بغیر علم کے بات کرنی حرام قرار دی ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

کہہ دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو اعلانیہ ہوں اور جوپوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شريك ٹھراؤ جس كي اللہ تعالی نے کو ئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کو تم نہیں جانتے الاعراف ( 33 ).

اس آیت كي تفسیر میں شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کو تم نہیں جانتے:

اس کے اسماء وصفات اور اس کے افعال اور شریعت میں. دیکھیں تفسیر سعدی صفحہ نمبر ( 250 ) .

4 ـ مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے جب اس شخص کے متعلق اور اس مسئلہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

علمی ریسرچ اور فتوی کمیٹی نے بحث و تمحیث کے بعد یہ جواب دیا:

فرمان باری تعالی ہے:

اور اچھے اچھے نام اللہ تعالی ہی کے ہیں لھذا اللہ تعالی کو انہیں ناموں سے موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان لوگوں کو اپنے کیے کی سزا ضرور ملے گی الاعراف (

180 ).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں جس نے بھی ان ناموں کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہو گا"

اور ان اسماء میں اسم اعظم بھی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی سے دعا کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے، اور جب سوال کیا جائے تو دیا جاتا ہے، لھذا اللہ تعالی کے اسماء کی تعداد کا علم اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو بھی نہیں اور اللہ تعالی کے سب نام ہی حسنی ہیں، ان اسماء کو ثابت کرنا واجب اور ضروری ہے اور اللہ تعالی کے کمال اور جلال اور عظمت پر جویہ اسماء دلالت کرتے ہیں اسے بھی ثابت کرنا ضروری اور واجب ہے، اور ان اسماء کی نفی کرکے یا اس میں سے کسی بھی چیز کی نفی کرکے یا جس کمال پر یہ اسماء دلالت کرتے ہیں اس کی نفی کرکے یا پھر اللہ تعالی کی صفات جس کو متضمن ہے اس كي نفی کر کے الحاد اور کجی کرنا حرام ہے.

اور اس مدعی نے اللہ تعالی کے اسماء میں " کریم اور سید " جو زعم اور گمان کیا ہے وہ بھی الحاد ہے اور اس کے شاگرد اور بیٹا جو ورقہ لوگوں کے اندر تقسیم کر رہے ہیں جس میں ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء کو کئی ایک بڑے امراض سے شفائی طاقت حاصل ہے یہ سب الحاد ہے، اور یہ کہ یہ طاقت دقیق مختلف قیاسی اسلوب کے ساتھ انسان کے جسم میں طاقت کے قیاس کے ساتھ ایجاد ہوئی ہے کہ اسماء حسنی میں سے ہر اسم کو ایك ایسی طاقت حاصل ہے جو امراض سے بچاؤ کی طاقت پیدا کرنے کا عمل کرتے اور اسے انسان کے جسم کے کسی معین عضو میں پیدا کرتے ہیں اور ڈاکٹر ابراہیم نے قانون رنین کے ذریعہ یہ انکشاف کیا ہے کہ صرف اسماء حسنی کا ذکر ہی انسان کے جسم میں حیوی طاقت کو درست کردیتا ہے.

اور اس کا کہنا ہے کہ: یہ معروف ہے کہ انسان کے جسم كي طاقت حیوی کو بندول فرعونی کے ذریعہ وضع کرنے والے سب سے پہلے فراعنہ ہی تھے، پھر اس نے کچھ اسماء حسنی کو ایك جدول میں ذکر کیا ہے اس کا گمان ہے کہ اس میں سے ہر اسم کا جسم کو فائدہ ہوتا ہے یا پھر جسمانی امراض كي ایك قسم کا علاج ہے، اور اس کے لیے اس نے انسانی جسم کا خاکہ بھی تیار کر کے ہر عضو پر اسماء حسنی میں سے ایك اسم بھی رکھا ہے.

جو کہ ایك باطل عمل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالی کےاسماء میں الحاد اور کجی ہے اور اس میں اس کی تحقیر ہے؛ کیونکہ مشروع تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء کے ساتھ دعا کی جائے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

لہذا انہیں ناموں کے ساتھ اللہ تعالی سے دعا کرو. اور اسی طرح ان صفات کو بھی ثابت کرنا ضروری ہے جو ان اسماء کے ضمن میں ہیں ؛ کیونکہ ہر اسم اللہ جل جلالہ کی صفت کو متضمن ہے: لھذا ان اسماء کو بغیر کسی شرعی دلیل کے دعاء کے علاوہ کسی بھی چیز میں استعمال نہیں کیا جاسکتا .

اور جو کوئي یہ گمان کرے کہ یہ اسماء اس اس طرح کا فائدہ دیتے ہیں اور اس کے پاس کوئي شرعی دلیل بھی نہ ہو تو یہ ایسا قول ہے جو اللہ تعالی کے ذمہ بغیر علم کے لگایا جارہا ہے، حالانکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو اعلانیہ ہوں اور جوپوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریك ٹھراؤ جس کي اللہ تعالی نے کو ئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کو تم نہیں جانتے

لہذا اس ورقے کو ضائع کرنا واجب اور ضروری ہے، اور اسی طرح ان دونوں اشخاص اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی اس عمل سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرنی واجب ہے اور عقیدہ اور احکام شریعیت کے متعلق جو کچھ بھی اس طرح کا بغیر کسی دلیل کے کام ہو اسے دوبارہ نہ کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .